صلوۃ الخوف

امام ابوداؤد ترمذی کے نزدیک:

سب سے پہلے

حضور علیہ السلام نے مقام عسفان میں نماز خوف ادا کی
غزوہ عسفان کے موقع پر۔

غزوہ عسفان ۶ ہجری میں واقع ہوا۔

امام واقدی:

فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے
غزوہ حدیبیہ کے موقع پر نماز خوف سب سے پہلے ادا فرمائی
غزوہ حدیبیہ جو ۶ ہجری کو واقع ہوا۔

سوال:

حضور علیہ السلام نے غزوہ خندق کے موقع
پر نماز خوف کیوں نہ ادا فرمائی۔ حالانکہ حضور علیہ السلام
کی غزوہ خندق کے موقع پر تین نمازیں بھی قضاء ہو گئی

جواب:

(۱) شدت قتال کی وجہ سے اتنا موقع نہ ملا کہ
نماز پڑھ سکتے (۲) مشغولیت کی وجہ سے یاد نہ رہا۔
(۳) غزوہ خندق غزوہ عسفان سے پہلے ہوا تھا تو ابھی
صلوۃ خوف کا طریقہ نازل ہی نہیں ہوا تھا

نماز خوف کی تعداد

☆ مراقی الفلاح میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے 24 مرتبہ نماز خوف ادا فرمائی
☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ ۱۰ مرتبہ نماز خوف ادا فرمائی

صلاۃ الخوف خاصہ رسول ہے یا نہیں

احناف میں امام ابو یوسف اور شوافع میں امام مزنی فرماتے ہیں کہ نماز خوف زمانہ رسول کے ساتھ خاص ہے اب یہ نہ پڑھی جائے گی۔ اگر حالت خوف ہو تو دو گروہ ہو جائیں تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں
بقیہ آئمہ کے نزدیک اب بھی صلاۃ الخوف جائز ہے۔
کیونکہ اگر یہ خاصہ رسول ہوتی تو آپ کے بعد صحابہ کرام یہ نماز نہ پڑھتے حالانکہ صحابہ کرام نے پڑھی

صلاۃ الخوف کب مستحب ہے

علماء کرام فرماتے ہیں کہ نماز خوف تب مستحب ہے جب تمام مجاہدین ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اصرار جیسے صحابہ کرام حضور علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے تھے اگر اصرار نہ کریں تو پھر اولیٰ یہی ہے کہ دو امام نماز پڑھائیں۔

عین قتال کی حالت میں نماز پڑھنا

عین قتال کے وقت نماز خوف پڑھنا احناف کے نزدیک جائز نہیں۔ اسے نماز سے باہر کہتے ہیں نماز خوف تب پڑھتے ہیں جب حملہ کا خوف ہو اور قتال جاری نہ ہو۔

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک عین قتال کے وقت بھی نماز خوف جائز ہے۔ سوار ہو یا پیدل اس حالت میں تکبیر و تسبیح نماز کے قائم مقام ہو گی۔

آئمہ اربعہ کے نزدیک سفر وحضر دونوں میں صلاۃ الخوف جائز ہے جب کہ حالت خوف ہو۔

حالت خوف باعث تقصیر رکعات ہے یا نہیں؟

صلاۃ الخوف میں خوف کی وجہ سے مزید کوئی کمی نہ ہو گی حالت سفر میں خوف ہو تو قصر پڑھیں گے اور حضر میں مکمل پڑھیں گے۔

ابن عباس کے نزدیک صلاۃ الخوف مزید کم ہو گی سفر کی حالت میں چار رکعات والی نماز ایک پڑھیں گے۔ دو سفر کی وجہ سے کم ہوں گے اور ایک مزید خوف کی وجہ سے

اور یہ آئمہ اربعہ کا موقف نہیں ہے

غزوہ ذات الرقاع

(۱) رقاع پٹی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ سخت پتھروں پر چلتے ہوئے صحابہ کرام کے ناخن اکھڑ ہو گئے اور پٹیاں باندھیں تو اس وجہ سے اس غزوہ کو غزوہ ذات الرقاع کہتے ہیں۔

(۲) رقاع مختلف رنگوں کو بھی کہتے ہیں کیونکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر یہ لڑائی ہوئی اور پہاڑوں کے رنگ مختلف تھے۔ لہذا اسے غزوہ ذات الرقاع کہا گیا۔

کتاب النکاح

☆ نکاح کا لغوی معنی ضم (ملانا) ہے
علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اس کا حقیقی معنی وطی کرنا ہے۔
جبکہ اسے عقد نکاح کیلیے بھی استعمال کیا جاتا ہے
عقد نکاح کو نکاح اس وجہ سے کہتے ہیں
کیونکہ یہ وطی کا سبب بنتا ہے۔

☆ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کا معنی
(منکوحہ) شرمگاہ ہے اور پھر وطی میں استعمال
ہونے لگا۔

امام اعظم کے نزدیک بیٹا اپنے باپ کی
موطوئہ (جائز و ناجائز) سے نکاح نہیں کر سکتا
امام شافعی کے نزدیک بیٹا اپنے باپ
کی ناجائز موطوئہ سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ ان کے
نزدیک نکاح عقد نکاح کا نام ہے۔
لہذا زنا (ما نکح اباؤکم من النساء)
کے تحت نہیں آتا

نکاح کا حکم:

(1) داؤد ظاہری فرماتے ہیں کہ قدرت ہو اور
شہوت تنگ کرے تو نکاح کرنا فرض ہے۔
اعتدال حق زوجیت ادا کر سکتا ہو لیکن فتنہ
کا خوف نہ ہو تو نکاح سنت ہے۔

(۲) امام شافعی فرماتے ہیں اعتدال کی حالت میں مباح ہے اور اگر شہوت کا غلبہ ہو تو مستحب ہے کیونکہ نکاح کا نعم البدل (روزہ) موجود ہے۔

نوٹ :

امام شافعی کے نزدیک اعتدال کی حالت میں نوافل میں مشغول ہونا نکاح سے بہتر ہے جبکہ امام اعظم کے نزدیک حالت اعتدال میں نکاح میں مشغول ہونا نوافل سے بہتر ہے۔
(فمن رغب عن سنتی فلیس منی) (الحدیث)

نوٹ :

اگر اس بات کا شک ہو کہ حق زوجیت وغیرہ ادا نہ کر سکے گا تو نکاح مکروہ ہے۔

(۱) تحصین فرجہ و فرج زوجتہ
(۲) پاک دامنی کا حصول۔
(۳) انبیاء کی سنت
(۴) عورت کی زندگی کا بوجھ اٹھا کر مستحق ثواب ہونا
(۵) تحصیل النسل = نسل انسانی میں مسلمانی نسل کی بقاء ہے
(۶) تکثیر الاسلام و المسلمین

کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی)

صوفی بابا شریف
[illegible]

الحدیث

ارشاد فرمایا جس نے نکاح کیا
اس نے نصف ایمان کو محفوظ کر لیا ۔ وہ باقی
نصف کے معاملہ میں ڈرے (المفہوم)

امام غزالی فرماتے ہیں کہ
ایمان کو بگاڑنے والی
دو چیزیں ہیں ۔
(۱) شرمگاہ (۲) پیٹ
بندہ نکاح کر کے اپنے نصف ایمان
کو محفوظ کر لیتا ہے ۔

باب ما یکرہ ان یجمع بینھن من النساء

★ ضابطہ: جن دو عورتوں کو جمع کرنا جائز نہیں ۔ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر ایک کو مرد فرض کیا جائے تو دوسری کا اس سے نکاح نہ ہو سکتا ہو ۔

حدیث 2068

★ زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جو یتیم عورتیں ہوتی جن سے کسی صورت میں نکاح جائز ہوتا اس کے مال کی وجہ سے یا جمال کی وجہ سے تو ان کے ساتھ ایک ظلم یہ کیا جاتا کہ ان کو یا تو مہر پورا نہ دیا جاتا یا نان و نفقہ کا خاص رعایت نہ کیا جاتا ۔ جو ان جیسی دوسری عورتوں کو دیا جاتا ہے ۔

لہذا اسلام نے اس روش کو ختم کیا اور اعلیٰ تعلیم عطا فرمائی ۔ (وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ) دوسری آیت میں بھی تعلیم عطا فرمائی کہ ایسا ظلم نہ کرو جو مذکورہ آیت میں تمہیں سمجھایا گیا ہے ۔

تطبیق :-

بظاہر حدیث کا ترجمۃ الباب سے مطابقت نہیں ہے تو تطبیق کیسی ہے ۔

اگر کسی کے زیر پرورش کوئی ایسی بچی ہو اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو پھر اسکی کوئی خالہ یا پھوپھی پہلے ہی اس کے نکاح میں ہے تو اس کیلئے اس کے ساتھ نکاح درست نہیں ۔

باب فی التحلیل

حدیث 2076

تحلیل کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) بنیت تحلیل سے نکاح کرنا

(۲) بشرط تحلیل سے نکاح کرنا

امام مالک، احمد بن حنبل

محلل کا نکاح مطلقاً باطل ہے

امام اعظم، شافعی

(۱) بنیت تحلیل جائز ہے بشرط تحلیل فاسد

(۲) نکاح فاسد نہیں بلکہ شرط فاسد ہے امام اعظم

لعنت کا مستحق کون ہے؟

★ لعنت کا مستحق وہ بندہ ہے جو شہوت کو پورے کرنے کیلئے چند دن کیلئے نکاح کرتا ہے وہ مستحق نہیں جو مسلمان کی اعانت کیلئے بغیر شرط کے نکاح کرے۔

باب نکاح العبد بغیر اذن موالیہ

حدیث 2078

امام شافعی، احمد بن حنبل

جو غلام بغیر ولی کی اجازت کے نکاح کرے گا وہ نکاح ہی باطل

احناف

احناف فرماتے ہیں اجازت مولا پر موقوف ہے

مالکیہ

مالکیہ فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مولا اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔

شوافع کی دلیل:-
حنابلہ شوافع 2079 حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں۔
احناف کی دلیل:-
(۱) احناف فرماتے ہیں یہ حدیث فی الحال غیر معتبر ہے مولا اجازت دے گا تو ہو جائے گا۔
(۲) امام ابوداؤد نے خود صراحت بھی کر دی کہ یہ حدیث ہی ضعیف ہے۔

باب 18 الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید تزویجھا

حدیث 2082

* نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا جائز ہے بلکہ بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ کسی معتبر عورت کے ذریعہ اس عورت کے احوال کو معلوم کرنا ہے۔
دیکھنے سے مراد صرف چہرہ دیکھنا ہی ہے۔
* اس سے گپ شپ کرنا یا کسی ہوٹل میں رات گزارنا نہیں ہے۔

آئمہ ثلاثہ

کفائت ہونا نکاح شرط نہیں ہے

کفایت کے بغیر بھی نکاح ہو جائے گا

امام احمد بن حنبل :-

(۱) کفائت صحت نکاح کی شرط ہے۔

(۲) ایک قول یہ بھی ہے کہ نکاح کی شرط نہیں ہے

★ آئمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ کفو کا لحاظ کیا جائے گا اگر عورت نکاح کرے تو اولیاء کو اختیار ہے کہ تفریق کر سکتے ہیں۔

احناف کے نزدیک :-

اتفاقی :- (۱) نسب (۲) حریت (۳) مال

اختلافی :- دین حرفہ (پیشہ)

امام اعظم، ابو یوسف :

کفائت فی الدین کا اعتبار ہونا چاہیے۔

امام محمد

کفائت فی الدین کا اعتبار نہیں ہونا چاہیے۔

امام اعظم :-

امام اعظم کے نزدیک کفو میں صنعت کا اعتبار نہیں کیونکہ اہل عرب اس کا اعتبار نہیں کرتے

امام ابو یوسف :-

آپ فرماتے ہیں صنعت میں کفائت کا اعتبار ہے۔

امام مالک :-

کفاءت میں صرف دین کا اعتبار کیا جائے گا

اس کے اولیاء کسی چیز کا اعتبار نہیں کر سکتے کیونکہ

حقیقی عار مختلف فی الدین ہونے میں ہے۔

کفاءت کس کا حق ہے۔

★ کفائت عورت کا حق ہے اگر وہ نچلی خاندان میں

جائے گی تو اس کے اولیاء تفریق کروا سکتے ہیں۔

اگر مرد اونچے خاندان میں نکاح کرتا ہے تو قابل عذر ہے

باب 27 الصداق

حدیث 2105

مہر صحت نکاح کی شرط ہے یا نہیں۔

احناف :-

یہ صحت نکاح کی شرط نہیں ہے بلکہ یہ

احکام میں سے ہے نکاح ہو جائے گا۔ البتہ عورت

کو اختیار ہے کہ مرد کو اپنے اوپر قبضہ نہ دے کیونکہ

مہر عورت کا حق ہے۔

مالکیہ :-

اگر وہ شرط رکھتا ہے کہ مہر نہیں ہے تو

نکاح ہوگا ہی نہیں۔ کیونکہ یہ نکاح کا رکن ہے۔

نکاح کے ارکان :- (مالکیہ)

(1) ولی (2) مہر (3) محل نکاح (4) صیغہ نکاح

مہر کی کم از کم مقدار؟

احناف:۔

احناف کے نزدیک اقل دس درہم ہے

2 تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی

شوافع۔ حنابلہ:۔

مطلق مال متقوم مہر بن سکتا ہے

مالکیہ:۔

دینار کا چوتھا حصہ ہے

احناف کی دلیل:۔

احناف کی دلیل جابر کی حدیث ١١٣٣١١

اقل عشرۃ دراھم

زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا؟۔

امام مالک

امام مالک کے نزدیک زعفرانی رنگ کا

کپڑا جائز ہے مذکورہ حدیث دلیل

آئمہ ثلاثہ۔

فرماتے ہیں زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

آئمہ ثلاثہ کا جواب:۔

(١) ان کی عورت کو رنگ لگا تھا اسی عورت سے ان

کو بھی رنگ لگ گیا۔

(٢) یہ نہی سے پہلے کی بات ہوگی۔

(٣) یہ مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے۔

باب 30 فی التزویج علی العمل یعمل

حدیث 2111

کام کے بدلے نکاح کرنا۔

احناف :۔ احناف کے نزدیک مہر وہ ہو سکتا ہے جو مال کی قبیل سے ہو

امام شافعی احمد بن حنبل خدمت اور ایسی تعلیم جس پر اجرت لینا جائز ہے
اس کو مہر کے طور پر مہر مقرر کرنا جائز ہے

تعلیم قرآن کو مہر بنانا کیسا ؟

امام احمد بن حنبل احمد کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز نہیں۔
اس لیے تعلیم قرآن کو اجرت مہر کے بدلہ نہیں بنا سکتے۔

شافعی :۔ امام شافعی کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز
اسی لیے تعلیم قرآن کو مہر کے بدلہ بنا سکتے ہیں۔
مذکورہ حدیث (2111) امام شافعی کی دلیل ہے۔

بما کی باء عوض کی نہیں ہے بلکہ سببیت کی ہے۔
قرآن کی عظیم نعمت تیرے پاس ہے اس سبب سے
میں تیرا نکاح کرتا ہے۔ بلکہ نکاح مؤجل بھی ہو سکتا ہے۔
تعلیم کے ذکر سے حدیث خالی ہے۔
امام شافعی کا مذہب بھی ثابت نہیں ہوتا۔

لوہے کی انگوٹھی ؟

امام شافعی :۔
لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔
دلیل :۔ اگر جائز نہ ہوتا تو آپ یہ بات فرماتے۔

احناف :
چاندی کے علاوہ سونے اور تانبے کی انگوٹھی مرد
کیلئے جائز نہیں عورت سونے کی انگوٹھی پہن سکتی ہے۔
تانبے اور لوہے کی وہ بھی نہیں پہن سکتی
(ولو خاتما من حدید)
احناف کا جواب (1) اس سے مراد مہر کی قلت ہے اگر کچھ بھی نہیں ہے
تو انگوٹھی ہی لے آؤ۔
(2) اس سے پہننا لازم نہیں آتا بلکہ قیمت
کیلئے بھی ہو سکتی ہے۔

باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات 31

حدیث 2114
مرد نے نکاح کیا اور خلوت صحیحہ بھی میسر نہیں آئی
اور مر گیا تو مہر ملے گا کہ نہیں ؟
امام مالک
اس کو میراث ملے گی مگر مہر نہیں ملے گا۔
احناف، حنابلہ
اس کو مہر بھی پورا ملے گا عدت بھی
گزارے گی اور میراث بھی ملے گی

دلیل احناف، حدیث 2114

بابـ35 فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان ینقدھا

حدیث (2129)

امام مالک، احمد بن حنبل:

اگر نکاح سے پہلے تحفہ کا
وعدہ کیا تو وہ تحفہ اسی عورت کا ہوگا اگر نکاح کے بعد
تحفہ کا وعدہ کیا تو وہ تحفہ اسی کو دیا جائے گا جس سے پہلے تحفہ
کا وعدہ کیا ہے۔ دلیل: مذکورہ حدیث

احناف: احناف کے نزدیک مہر کے ساتھ جو وعدہ
کیا تو اس عورت کو مسمی مہر ہی ملے گا مہر مثلی نہیں ملے گا۔

شوافع: اس کو مہر مثلی دیا جائے گا

بابـ36 مایقال للمتزوج

حدیث 2130

★ جب کسی شخص کی شادی ہو تو اس وقت
اس کو بیہودہ جملے کہنے کی بجائے یا مذاق مسخری کرنے
کی بجائے وہ الفاظ کہے جائیں جس میں برکت کی
دعا ہو یہ الفاظ حدیث میں بھی وارد ہوئے ہیں۔
(۱) بارک اللہ لک (۲) وبارک علیک
ان دونوں الفاظوں میں سے جو چاہے کہے اور اگر دونوں
کو جمع کرلے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

باب الرجل یتزوج المرأۃ فیجدھا حبلیٰ

آئمہ ثلاثہ اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک زنا کے ثابت ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) زانی اقرار کرے یا (۲) چار گواہ گواہی دے دیں

امام مالک اور امام مالک فرماتے ہیں کہ حمل کا پایا جانا ہی زنا کافی ہے اس پر حد جاری ہوگی ۔

★ مذکورہ حدیث میں یہ الفاظ (والولد عبد لک) اپنے ظاہر پر نہیں ہے کیونکہ آزاد عورت کا بچہ بھی آزاد ہی ہے اگرچہ ولد الزنا ہی ہو ۔

باب 38 فی القسم بین النساء

حدیث 2133

(ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک منھن)

مذکورہ عبارت میں تین تفسیریں ہیں ۔

(۱) مجامعت اور ترک مجامعت میں اختیار دینا۔

(۲) طلاق اور عدم طلاق کا اختیار دینا ۔

(۳) اس سے مراد رات گزارنا ہے ۔

★ جب ایک شخص کی ایک سے زائد عورتیں ہوں تو اس کیلئے عورتوں میں استواء ضروری ہے ۔ چاہے وہ کھانے پینے کا معاملہ ہو یا لباس کا یا نان و نفقہ کا یا کہ شب بیداری کا ہر صورت میں عورتوں کے درمیان تقسیم کرنا ضروری ہے تاکہ کسی ایک عورت کی طرف طبعی میلان کی وجہ سے دوسری عورتوں کی حق تلفی نہ ہو

حدیث 2138

وقت سفر قرعہ ڈالنا افضل یا واجب ؟

حنابلہ شوافع: آپ فرماتے ہیں کہ چند عورتیں ہوں تو اگر ایک عورت کو سفر پر لیجانا چاہے تو قرعہ ڈالنا واجب ہے اگر بغیر قرعہ ڈالا تو اتنے دنوں کی قضاء واجب ہے یعنی اتنے دن باقی عورتوں کو بھی دے۔

مالکیہ احناف: آپ فرماتے ہیں کہ حالت سفر میں قرعہ افضل ہے تاکہ بقیہ عورتوں کی حق تلفی نہ ہو اگر بغیر قرعہ ڈالے کسی عورت کو لے گیا تو قضاء واجب نہیں ہے۔

باب 39 فی الرجل یشترط لھا دارھا

حدیث 2139

مسئلہ:

اگر کوئی شخص نکاح کرے اور عورت اس پر کوئی شرط لگا دے تو کیا اس کو پورا کرنا ضروری ہے کہ نہیں ؟

★ شرائط کی تین اقسام ہیں۔

(1) محض عورت کا نفع ہے اشتراط دار، عدم تزوج

(2) جس میں محض عورت کا ضرر ہے کہ میرے ذمہ مہر نہیں نفقہ نہیں وغیرہ۔

(3) ایسی شرائط جن کا عقد تقاضہ کرتا ہے۔ مہر، نان ونفقہ، سکنہ

احمد بن حنبل :- آپ فرماتے ہیں مذکورہ شرائط میں سے
پہلی شرائط کو پورا کرنا واجب ہے ۔
جمہور :- جبکہ جمہور علماء کے نزدیک پورا کرنا
ضروری نہیں ۔
دلیل :- مذکورہ دلیل ہے حدیث میں 2140
جمہور :- متفقہ دوسری شرط کا پورا کرنا ضروری نہیں

جمہور :- تیسری شرط کا خاوند کو پورا کرنا ضروری ہے

باب 40 فی حق الزوج علی المرأة

حدیث 2140

سجدہ تعظیمی :-
سجدہ تعظیمی ہماری شریعت میں حرام ہے ۔
جبکہ سجدہ عبادت ہر شرع میں ہی حرام رہا ہے ۔
سجدہ تعظیمی اس وجہ سے منع کیا تاکہ لوگ ایسا نہ کریں
کہ لوگ سجدہ تعظیمی کرتے کرتے کہیں سجدہ عبادت نہ شروع
کر دیں ۔ اعلیٰ حضرت کا رسالہ (حرمت سجدہ تعظیمی)
نوٹ :- سجدہ اس ذات کو کیا جاتا ہے جو ہمیشہ سے
ہو اور ہمیشہ رہے کیونکہ سجدہ ایسی عبادت ہے کہ اس
کو ہمیشہ رکھا جائے ۔

تو

باب مایؤمر بہ من غض البصر

حدیث 2148

* جب اجنبیہ عورت پر (اچانک) نظر پڑ جائے تو اس کو فوراً ہٹا لیا جائے۔ حدیث پاک میں یہی ہے۔
* ایک نظر پڑ جائے اور اس کے بعد اسی نظر کو جمائے رکھنا ایک نظر شمار نہیں ہوگی بلکہ بار بار نظر کرنا ہوگا۔
* علماء فرماتے ہیں کہ جب اجنبیہ پر اچانک نظر کرے اور دوبارہ اسکی طرف نظر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان کی حلاوت کو پیدا فرما دے گا۔
* باطن اس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک ظاہر پاک نہ ہوگا۔ جیسے آج کل کے صوفیا کہتے ہیں۔
* بدنگاہی کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔
* بدنگاہی کرنے والے کا دل نرم نہیں ہوتا۔
* بدنگاہی کرنے والے کی آنکھیں نہیں بہتی۔
* امام غزالی فرماتے ہیں کہ بدنگاہی کی نشانی یہ ہے کہ بندہ عورت یا امرد کا قرب حاصل کرنے کی خواہش کرے۔

حدیث 2151

(ان النبی رای امراۃ فدخل علی زینب ـــ الخ)

مذکورہ حدیث میں آپ نے عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی کے پاس حاضر ہوئے ـــ الخ

مذکورہ صورت میں جو حضور نے کیا یہ سب تعلیم امت کیلئے تاکہ صحابہ کی تعلیم ہو۔ جیسے نماز میں اللہ نے سہو کا معاملہ پیدا کیا تاکہ سہو کا مسئلہ عوام تک

جہاد کے چند آداب

(۱) جہاد کے اصولوں میں سے ایک بیان کیا کہ امیر کی اطاعت کی جائے۔ جہاد کے علاوہ بھی تمام سفروں میں امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲) جہاد کا ایک ادب یہ ہے کہ جہاد راہ خدا کیلئے ہونا چاہیے۔

(۳) شریک سفر کے ساتھ اچھا معاملہ کرے۔

(۴) جہاد میں فساد سے بچے کیونکہ جہاد فساد کا نام نہیں ہے جہاد میں اس کے سونے میں بھی اجر ہے۔

جس نے امیر کی اطاعت نہ کی فساد کیا، فخر وریا کیلئے جہاد کیا تو وہ گناہ لے کر لوٹے گا۔

وعدہ کی پابندی کرنا جنگ اور غیر جنگ دونوں حالتوں میں ضروری ہے لیکن جنگوں میں بالخصوص اسکی پابندی ضروری ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے جنگ کی حالت میں بھی وعدے کی پابندی فرمائی۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں میں کفار کا نمائندہ بن کر آیا جب حضور کے چہرہ کو دیکھا تو مجھے اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔ پھر میں نے کہا کہ میں کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا

(ابو داؤد)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو معاہدہ کرنے والے کو قتل کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(ابوداؤد)

امیر معاویہ نے بھی کفار سے معاہدہ کیا کہ فلاں مدت تک ہم آپ سے جنگ نہیں کریں گے۔

جب مدت کے چند دن باقی تھے تو آپ نے لشکر کو بھیجا (حالانکہ یہ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں تھی) پھر حضرت علیہ نے عرض کی کہ آپ معاہدہ کی پابندی کریں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

پھر حضرت علیہ نے کہا جب تک معاہدہ ہوا تھی دیر تک کچھ بھی اسکی طرف کوشش نہ کی جائے۔ تو آپ نے اس حدیث کو سن کر لشکر کو واپس بلا لیا۔

(قیدیوں سے سلوک)

جنگ بدر میں کفار مسلمانوں کے قیدیوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا کہ نماز نہ پڑھنے دی وغیرہ وغیرہ

لیکن اس کے برعکس جو قیدی مسلمانوں کے پاس آئے تھے تو حضور نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اچھا کھانا پیش کیا جائے، مثلہ نہ کیا جائے۔ اگر قتل کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو اچھے طرح سے قتل کریں۔

اگر راستے میں پڑاؤ ڈالنا پڑجائے تو نظم و ضبط کے ساتھ پڑاؤ ڈالا جائے تاکہ لوگ تنگ نہ ہوں۔

حضور علیہ السلام جب پڑاؤ ڈالتے تو لوگوں کے راستے کا خاص خیال فرماتے۔

ایک مرتبہ صحابہ کے ایک گروہ نے راستہ روک لیا جب حضور کو پتا چلا کہ تو آپ نے پیغام بھیجا کہ راستہ بند نہ کیا جائے جو لوگوں کو بلاوجہ تنگ کرتا ہے یا فساد پھیلاتا ہے اس کا کوئی جہاد نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیدی کو جلایا نہ جائے اگر قتل کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو اچھے طریقے سے قتل کیا جائے۔

غیر جانبدار بندے کو قتل کرنے سے منع فرمایا یعنی ایسا بندہ جس نے نہ تو مسلمانوں کو قتل کیا اور نہ ہی تنگ کیا ہے تو ان کو قتل نہ کیا جائے۔ سورہ ممتحنہ میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

مستامن شخص کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جو مسلمانوں سے امن چاہے تو مسلمانوں پر اس کے مال، جان کی حفاظت ضروری ہے سوا کے چند صورتوں کے

وہ جاسوسی کرنا شروع کر دے یا بغاوت کر دے
یا کسی کو قتل کرنا شروع کر دے یا کوئی ایسا ظلم
شروع کر دے جسکی وجہ سے اس کا قتل واجب ہو جائے۔

جو بندہ اظہار اسلام کر لے تو اسکے قتل پر پابندی ہے
یہاں تک کہ اگر کسی بستی میں اسلام کے آثار بھی نظر
آجائے تو اس بستی والوں سے قتال نہ کیا جائے۔

باب 132 فی التفریق بین السبی
حدیث 6296

احناف :
فرماتے ہیں بالغ ہونے تک جدائی
کرنا منع ہے ۔ اگر بیچنا ہے تو اکھٹے ورنہ اپنے پاس رکھے ۔
شوافع :
فرماتے ہیں کہ 7 یا 8 سال تک جدائی نہیں
کروا سکتے یعنی
مالکیہ :
فرماتے ہیں جب تک بچہ کھانے پینے تک نہ لگ
جائے اس وقت تفریق نہیں کر سکتے ۔
حنابلہ :
فرماتے ہیں جب تک بچہ اور بچی بالغ نہ ہو جائے ۔
(حدیث 6296)
امام اعظم :
فرماتے ہیں یہ بیع بلا کراہت جائز ہے ۔
شوافع ، امام ابو یوسف :
فرماتے ہیں یہ بیع بیع فاسد ہے
مالکیہ :
فرماتے ہیں کہ یہ بیع مکروہ تحریمی ہے ۔

باب 122 الرجل یکری دابتہ علی النصف او السہم

حدیث 2676

(نصف حصہ یا پورے کے بدلے جانور کرایہ پر لینا)

آپ فرماتے ہیں کہ اس طرح کی صورت اپنانا کہ جتنا مجھے مال غنیمت ملے گا اس کا نصف یا سہام اتنے پہلے سے مجھ تم اپنی سواری کرایہ پر دے دو تو یہ جائز ہے

دلیل:

حدیث 2676

جمہور:

فرماتے ہیں مذکورہ صورت پر جانور کو کرایہ پر لینا جائز نہیں ہے

دلیل:

اس لیے کہ یہاں اجرت مجہول ہے اور قاعدہ ہے جس عقد میں اجرت مجہول ہو وہ عقد باطل ہو جاتا ہے اس لیے یہ جائز نہیں۔

احناف، مالکیہ

اگر کوئی کافر مسلمان کا مال چھین لے تو وہ اس کا
مالک ہو جاتا ہے اب اس کو مالِ غنیمت اگر وہ
جنگ کرکے تو وہ مال حاصل کر لے تو وہ مال غنیمت
میں شمار کیا جاتا ہے۔

شوافع

کافر مسلمان کے مال کا مالک نہیں ہوتا
لہذا یہ مال غنیمت میں شمار نہیں ہوگا۔

حنابلہ

آپ کے دو قول ہیں۔
(۱) ایک احناف کے ساتھ (۲) امام شافعی کے ساتھ

مال غنیمت کی دو صورتیں ہیں کہ وہ مال تقسیم
سے پہلے معلوم ہو یا کہ بعد میں معلوم ہو۔

مالکیہ فرماتے ہیں اگرچہ تقسیم سے پہلے معلوم ہو یا بعد میں
ہر صورت میں مالک کی طرف لوٹایا جائے گا۔

باب ۱۴۹ من اجاز علی جریح مثخن ینفل من سلبہ
حدیث 6822

شوافع:

امام شافعی فرماتے ہیں زخمی کرنے والے کو سلب ملے گا۔

احناف:

احناف فرماتے ہیں کہ زخم کو دیکھا جائے گا اگر ایسا ہے کہ زخم کم ہے اور دوسرے نے قتل کیا تو قتل کرنے والے کو سلب ملے گا اگر زخم زیادہ ہے تو زخم کرنے والے کو سلب ملے گا۔